التفسیر والتعبیر

(سلسلہ کے لیے ملاحظہ ہو محدث جلد ۶، عدد ۸)

مولانا عزیز زبیدی۔

سُوْرَۃُ بَقَرَۃ (قسط ۲۱)

کچھ عرصہ سے ہم نے محدث میں التفسیر والتعبیر کے کالموں میں قرآن کریم کی مسلسل تفسیر روک کر الکتاب والحکمۃ کے عنوان سے مناسب احوال قرآنی آیات کے درس کی اشاعت شروع کر دی تھی کیونکہ التفسیر والتعبیر کی پاروں کی صورت میں اشاعت کا پروگرام تھا لیکن محترم مولانا عزیز زبیدی صاحب کی ناسازئ طبع اور دیگر مصروفیات کی وجہ سے یہ کام تیزی سے جاری نہ رہ سکا لہٰذا ہم قارئین کو کسی مزید انتظار میں رکھے بغیر پھر سے یہ سلسلہ شروع کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ

اے بنی اسرائیل! ہمارے وہ احسانات یاد کرو جو ہم تم پر کر چکے ہیں اور اس بات کو بھی کہ

وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ؀

ہم نے تم کو دنیا جہان کے لوگوں پر فوقیت دی

لہ اَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ (میں نے تمہیں فوقیت دی) وہ خاص فضیلت اور فوقیت کیا تھی جو اپنے زمانہ میں ان کو حاصل رہی ہو کہتے ہیں وہ دولت کی فراوانی تھی، کچھ بزرگوں نے فرمایا: وہ سیاسی برتری تھی، ایک گروہ کا خیال ہے کہ ان کی کثرت آبادی اور نسل کا پھلنا پھولنا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ان سب کے مجموعہ کو فضل ربی کہا گیا ہے۔

صحیح یہ ہے کہ اعزاز اور فوقیت کے مندرجہ بالا نمونے، صرف ضمنی حیثیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ عموماً وہ ایمان و عمل صالح کے قدرتی نتائج کا حاصل ہیں یا از قسم استدراج کی بات ہے۔ اصل برتری، فوقیت اور سرفرازی جس کا ذکر حق تعالیٰ نے خصوصیت سے ذکر فرمایا ہے وہ "حق تعالیٰ کی نمائندگی" کا اعزاز اور سرفرازی ہے کہ دولتِ توحید کا ان کو وارث بنایا

اور پھر ایمان وعمل کی صالح نمائندگی کا اعزاز بھی ان کو بخشا —— اس لیے حضرت اسحاق علیہ السلام کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک، جو طویل عرصہ تک صرف انہی کے ساتھ مخصوص رہی ہے، باقی رہی اقتدار یا دھن دولت اور دوسرے مادی انعامات کی بات؟ سو یہ دعوے سے کوئی نہیں کہہ سکتا، کہ وہ دوسری اور کسی قوم کو ان کے عہد میں حاصل نہیں رہی۔

ایمانی فضل وکرم، وراثت اور نمائندگی ہی اصل قابلِ رشک امور ہیں، جب دنیا داروں اور جاہ وثروت کے ماروں نے اہلِ ایمان کا مذاق اڑایا تو حق تعالیٰ نے کہا کر مذاق نہ اڑاؤ، دراصل تم کو ایک آزمائش میں ڈال دیا گیا ہے، باقی رہے ایمان؟ سو ہم نے ان پر ہی اپنا فضل کیا ہے۔ یعنی ایمان نصیب کیا ہے۔

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۗءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ (انعام رکوع ۶)

"اور اسی طرح ہم نے لوگوں کو ایک دوسرے سے آزمایا تاکہ (مقدور والے غریبوں کو دیکھ کر) یہ کہنے لگیں کہ کیا یہی ذلیل لوگ ہیں جن پر اللہ نے ہم میں سے (اسلام کی توفیق دے کر) اپنا فضل کیا ہے۔

اسلام اور ایمان کو اللہ نے اپنا فضل وکرم کہا ہے۔

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۭ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (پ۲۶۔ حجرات ع۲)

رسالت کو بھی اللہ نے اپنا فضل اور احسان کہا ہے۔

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ (پ۱۳۔ ابراهیم ع۲)

پوری قوم بنی اسرائیل ایک طویل عرصہ تک اس دینی قیادت پر فائز رہی ہے، اس اعزاز کے لیے اس قوم کا انتخاب اللہ تعالیٰ کا خاص فضل وکرم تھا۔ بس اب پھر انہیں اس مقام ومرتبہ کا تصور دلا کر ممنون کیا جا رہا ہے کہ یہ اللہ کی دین ہے۔ اگر سوچو تو یہ منصب اب بھی تم سے چھینا نہیں گیا بلکہ آپ کے خاندان کے ایک دوسرے فرد کو اس پر سرفراز کیا گیا ہے۔ تمھیں اب ان کی مخالفت کے بجائے ان کا احترام کرنا چاہیے۔

اس کے یہ معنی نہیں کہ حق تعالیٰ کی طرف سے ان پر دوسرے افضال والطاف کی

وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ
اور تم اس دن (یعنی روز قیامت) سے ڈرو جس دن کوئی شخص، کسی شخص کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ اس کی طرف
مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ○
سے (کسی کی کوئی) سفارش قبول ہو گی اور نہ اس سے (کسی طرح کا) کچھ معاوضہ لیا جائے گا اور نہ لوگوں کو (کہیں سے) کچھ مدد مل سکے گی۔

بارش نہیں ہوئی، ہوئی ہے، اللہ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن دینی قیادت چیزے دیگر ہے! دوسری نعمتیں، احسان اور فضل و کرم اور نوازشات کی باتیں تو ہو سکتی ہیں لیکن تمام اقوام عالم پر فوقیت کا موجب نہیں ہو سکتیں، کیونکہ کم و بیش وہ دوسروں کو بھی حاصل رہی ہیں، اگر کوئی دولت نایاب ایسی ہے۔ جو بلا استثناء تمام اقوام عالم کے مقابلے میں پیش کی جا سکتی ہے تو وہ یہی دینی قیادت کی سرفرازی ہے، جو ایک طویل عرصہ تک ان کو حاصل رہی ہے۔ بس وہ یہی برتری ہے، جس کا یہاں ذکر کیا جا رہا ہے۔

۲ يَوْمًا (دن، زمانہ اور وقت، زمانہ ایک دن کا ہو یا سال، یا صدیوں کا) اس آیت میں جس یوم کا ذکر ہے وہ یوم، یوم قیامت ہے۔ وہ دن کیسا ہو گا؟ یہاں پر اس کا ایک مختصر سا تعارف دیا گیا ہے کہ اس دن کوئی کسی کے کام نہ آئے گا، سفارش، معاوضہ یا مدد، کچھ بھی وہاں ممکن نہیں رہے گا۔ وہاں عمر کی کھیتی کا حاصل ملے گا، وہ بونے کا وقت نہیں ہو گا، یہاں سے کچھ کر کے جاؤ، وہاں کوئی کچھ نہیں دے گا، وہاں ایمان اور عمل صالح کی پونجی کام آئے گی، رشوت کام نہیں دے گی، اپنے کیے کا پھل تو مشاہدہ ہو سکے گا لیکن وہ کرنے کرتے کا وقت نہیں ہو گا۔ وہاں کاروبار نہیں ہو گا۔ کارہائے زندگی کا میٹھا کڑوا پھل چکھنے کی وہ گھڑی ہو گی۔ اس لیے کل کیلئے ابھی سے کچھ سوچ لیجیے، کچھ کر لیجیے اور کچھ بنا لیجیے۔ قرآن نے اس 'عظیم یوم' کا تعارف مختلف پیرایوں میں بیان کیا ہے اور اس کے ان گنت خصائص کا ذکر فرمایا ہے۔

صور پھونکنے کے بعد یہ دن طلوع ہو گا۔ ایک مخصوص صور پھونکا جائے گا۔ جس کے بعد قیامت کا یہ دن برپا ہو جائے گا۔

فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ (مدثر ع)

دو بار صور پھونکا جائے گا۔ جب پہلی بار صور پھونکا جائے گا تو آسمان و زمین کی ہر شے پر موت کی بے ہوشی طاری ہو جائے گی۔ اور اب وہ غش کھا کر مر جائیں گے۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ (پ ۲۴ - الزمر ع)

پہاڑ اور زمین ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ پہلے صور پھونکنے پر پہاڑ اور زمین ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ وَّحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً۔

آسمان شق ہو جائیں گے۔ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ (سورۃ الحاقۃ پ ۲۹ ع)

وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا (پ ۳۰ - نبا ع)

پھر دوسرا صور پھونکا جائے گا۔ اس کے بعد دوسرا صور پھونکا جائے گا تو سب جی اٹھیں گے۔

ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ (الزمر ع)

اب سب رشتے ٹوٹ جائیں گے۔ اب اٹھ کھڑے ہوں گے مگر کوئی کسی کا رشتہ دار نہیں بنے گا اور نہ کوئی ایک دوسرے سے بات کرے گا کیونکہ سب کو اپنی پڑی ہو گی۔

فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم یومئذ ولا یتساءلون (پ ۱۸ - مومنون ع)

ہاں بولیں گے تو حسرت سے بولیں گے اور محض اس کی اجازت سے۔

يَتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ إِنْ لَّبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا (طٰہٰ ع)

لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهٖ (پ ۱۲ - ھود ع)

اس دن صرف خدا کی حکومت ہو گی۔ اس دن کوئی دم نہیں مار سکے گا، حکمرانی صرف اللہ کی ہو گی۔

وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ (پ ۷ - الانعام ع)

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ (پ ۱۷ - الحج ع)

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (مومن ع)

اس دن اللہ کی ذات خود ہی عدالت اور کھلی کچہری لگائے گی۔

يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيهِ (مومن ع)

سر جھکائے دوڑ رہے ہوں گے۔ اس دن سب کا سر جھکا ہوگا، آنکھیں نیچی کیے مخصوص مرکز کی طرف دوڑیں گے۔

خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ (القمر ع)

رب کی طرف دوڑیں گے۔ دربار الٰہی میں پیش ہونے کو سب ادھر کو دوڑ رہے ہوں گے۔

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ (یٰس ع)

دو فرشتے ان کو لے چلیں۔ مَعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ (ق ع)

اس دن سب جمع ہوں گے۔ از اوّل تا آخر سب اس دن جمع کر دیے جائیں گے، کوئی بھی غیر حاضر نہیں رہ سکے گا۔

هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنَاكُمْ وَالْأَوَّلِينَ (پ ۲۹ - مرسلات ع)

رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ (آل عمران ع)

اس دن بات کرنے کی ہمت نہ ہوگی۔ اس دن بڑے بڑے شاطروں اور زبان آوروں کی زبانیں بھی گنگ ہو جائیں گی۔

هَٰذَا يَوْمُ لَا يَنطِقُونَ (پ ۲۹ - مرسلات ع)

سودا بازی یا دوستی نہیں چلے گی۔ اس دن کاروبار ہوگا نہ کوئی سودا بازی، دوستی چلے گی اور نہ کوئی سفارش۔

يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ (بقرہ ۲۴)

يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ (ابراھیم ع)

کوئی معذرت یا انکار نہیں بن پڑے گا۔ وہاں اب کوئی معذرت کام نہیں آئے گی، کیونکہ معذرت کے معنی آئندہ محتاط رہنے کے ہیں۔ وہاں محتاط یا غیر محتاط رہنے کا وقت ہی ختم ہوگا اسی طرح خدا کو راضی کرنے کا ٹائم بھی نہیں رہے گا۔

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنفَعُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ (پ ۲۱ - روم ع ۵)

معذرت کجا، اس کی ان کو اجازت بھی نہیں ملے گی۔

وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ (مرسلات ع)

نہ ہی مکرنے کی کوئی سبیل ہوگی اور نہ کوئی دوسرے جائے پناہ ملے گی۔ نہ ہی اس دن جزا

اور سزا میں کوئی توقف یا مہلت کی کوئی گنجائش ہوگی۔

یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ یَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِیْرٍ (پ ۲۵ - الشوریٰ ۲۵)

یہ بہت ہی مشکل گھڑی ہے - یہ گھڑی قیامت کی گھڑی ہوگی اور سخت مشکل۔

فَذٰلِكَ یَوْمَئِذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ (پ ۲۹ - مدثر ع)

کلیجے منہ کو آئیں گے - اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِیْنَ (مومن ع)

منحوس دن - اکثریت کے لحاظ سے وہ دن بڑا منحوس دن ہوگا۔

یَاْتِیَهُمْ عَذَابُ یَوْمٍ عَقِیْمٍ (الحج ع)

ہمہ گیر دن - یہ دن ایسا ہمہ گیر ہوگا کہ کوئی بھی شخص اس کی لپیٹ سے بچ نہیں سکے گا۔

اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ مُّحِیْطٍ (ہود ع)

یہ یوم، یوم مشہود ہے - اس دن رب کے حضور سب حاضر کیے جائیں گے، اور کوئی بھی شخص غائب نہیں ہوگا اور وہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ بھی کرے گا۔

وَذٰلِكَ یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ (پ ۱۲ - ہود ع ۹)

وہ ہار جیت کا دن ہوگا - اس دن کچھ لوگ جیت جائیں گے اور کچھ بدنصیب ہار بیٹھیں گے۔

ذٰلِكَ یَوْمُ التَّغَابُنِ (پ ۲۸ - التغابن ع)

بگڑے ہوئے چہروں کا دن - جب وہ دن آئے گا تو سب کے منہ بنے ہوں گے۔ سخت مضطر اور کریہہ المنظر ہوں گے۔ یَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِیْرًا (دہر ع)

بعض چہرے سیاہ اور بعض چمکتے ہوں گے:

یَّوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ (آل عمران - ع ۱۱)

یوں جیسے ان پر گرد پڑی ہو اور سیاہی چھا رہی ہوگی۔

وَوُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ عَلَیْهَا غَبَرَةٌ o تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ (عبس ع)

بعض روشن اور چمکتے ہوں گے:

وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ (عبس ع)

کالی کلوٹی رات کی طرح سیاہ اور ڈراؤنے ہوں گے۔

كَاَنَّمَاۤ اُغْشِیَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّیْلِ مُظْلِمًا (یونس - ع ۳)

ان کے چہروں کو آگ لگی ہوگی:

وَتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ (ابراھیم ع)

اور وہ ان کو جھلستی ہو گی:

تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ (المومنون ع)

ان کو اوندھے منہ دوزخ میں ڈالا جائے گا"

فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ (النمل ع)

اس دن کباب کی طرح دوزخ کی آگ میں ان کے چہروں کو الٹ پلٹ کر بھونا جائے گا:

(اَللّٰهُمَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ) يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ (احزاب ع)

ایک طبقے کا حشر ہی منہ کے بل ہو گا:

وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ (بنی اسرائیل)

آگ میں ان کو منہ کے بل گھسیٹا جائے گا:

يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ (قمر)

اور یوں کہ وہ اندھے، گونگے اور بہرے ہوں گے کیونکہ دنیا میں حق کے سلسلے میں ان کا تعامل کچھ ایسا ہی تھا:

وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا (بنی اسرائیل ع)

ملاقات کا دن۔ اس دن کا نام "یوم التلاق" بھی ہے کیونکہ سبھی قسم کے لوگوں کی ایک دوسرے سے ملاقات ہو جائے گی:

لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ (مومن ع)

روزِ قریب۔ اس دن کا نام "یوم الآزفۃ" (روزِ قریب) بھی ہے۔ کیونکہ یقینی ہے خاص کر مرنے کے بعد اس کے دروازے پر انسان پہنچ ہی جاتا ہے۔ جو ظاہر ہے کہ یہ گھڑی ہر وقت سر پر منڈلا رہی ہے:

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ (پ۲۴۔ المومن ع)

یوم حسرت۔ اسی کا نام یوم حسرت بھی ہے کیونکہ بدلوگ تو حسرت کریں گے ہی۔ نیک بھی پچھتائیں گے کہ کاش! اور نیکی کی ہوتی:

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ (پ۱۶۔ مریم ع)

یوم الخروج۔ اس دن کا نام یوم الخروج بھی ہے کیونکہ نفخ صور کے بعد سب لوگ قبروں سے

نکل کھڑے ہوں گے۔

ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ (پ ۲۶ - ق ع ۳)

یومُ الخلود۔ اسی کا نام "یَوْمُ الْخُلُوْدِ" (ہمیشگی کا دن - لازوال اور غیر فانی دن) کیونکہ اب اُٹھ کر پھر مرنا اور فنا ہونا نہیں ہوگا۔ دوزخی، دوزخ میں اور جنتی جنت میں سدا رہیں گے۔

ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ (پ ۲۶ - ق ع ۳)

یوم الدّین۔ چونکہ اس دن سب کے لیے جزا و سزا کا حکم سنایا جائے گا، اس لیے اس کا نام یوم الدین (روزِ جزا) بھی ہے۔

مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (فاتحہ)

یوم فصل۔ اس دن فیصلے کیے جائیں گے اور نیک و بد الگ الگ ہو جائیں گے۔ اس لیے اس دن کا نام "یوم الفصل" بھی ہے۔

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ (مرسلات - ع ۱)

لیڈری کا دن۔ دنیا میں جو شخص شر، بدی اور بد لوگوں کا لیڈر ہو گا، قیامت میں بھی وہ اسی شان سے اپنے حلقۂ اثر کے لوگوں کو لے کر دوزخ میں جائے گا۔

يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (پ ۱۲ - ھود ع ۹)

کیونکہ ایسے بد رہنما اور لیڈر لوگوں کو قیامت میں اپنے گناہوں کے علاوہ اپنے زیر اثر لوگوں کے گناہوں کا بوجھ بھی اٹھانا ہو گا۔

لِيَحْمِلُوْۤا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ (نحل ع ۳)

یہ بوجھ بہت بھاری بوجھ ہو گا اور بہت بُرا۔

مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ؕ وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا (طٰہٰ ع ۵)

بلکہ جو، جس اور جیسے شخص کے پیچھے چلے گا، اس کو اس کی ہی قیادت میں سامنے لا کھڑا کیا جائے گا۔ بھلا ہو گا تو بھلا، برا ہو گا تو بُرا۔

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ (پارہ ۱۵ - بنی اسرائیل - ع ۸) (باقی آئندہ)

محدث کے سلسلہ میں انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت یا شخصی طور پر ملنے کے لیے بالائی منزل میسرز حافظ عبدالوحید اینڈ برادرز دام گلی نمبر ۲ لاہور تشریف لائیے۔ فون نمبر ۶۳۲۱۰